آڑھتی کا دوطرفہ کمیشن لینا کیسا؟

ریفرنس نمبر:IEC-0136 تاریخ:05-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے یہاں مختلف منڈیوں مثلاً غلہ منڈی، فروٹ منڈی وغیرہ میں کچھ حضرات مڈل مین کا کام کرتے ہیں، اور کسانوں کا مال مختلف کمپنیز میں مناسب ریٹ پر بکواتے ہیں، انہیں ''آڑھتی'' بھی کہا جاتا ہے، یہ حضرات کسانوں کی جانب سے کمپنیز کو خود ہی مال فروخت کرتے ہیں، کیا یہ حضرات کسانوں اور کمپنیز، دونوں سے کمیشن لے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آڑھتی کی شرعی حیثیت ''بروکر'' یعنی کمیشن ایجنٹ کی ہے اور بروکر دونوں طرف سے کمیشن صرف اسی وقت لے سکتا ہے جب مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں، اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی کم ہو گی تو بروکر کا دوطرفہ بروکری لینا جائز نہیں:

1)وہاں دوطرفہ بروکری لینے کا عرف ہو۔

2)دونوں پارٹیوں کی طرف سے اس نے بھاگ دوڑ کی ہو، کوشش کی ہو۔

3)وقت عقد یعنی خرید وفروخت کے وقت کسی ایک پارٹی کا وکیل بن کر سودا نہ کیا ہو۔

لہذا اگر وہاں دوطرفہ بروکری لینے کا عرف نہ ہو یا اس نے دونوں پارٹیوں کی طرف سے بھاگ دوڑ نہ کی ہو یا کسی ایک پارٹی کا نمائندہ بن کر دوسری پارٹی سے سودا کیا ہو تو ایسے بروکر کا دوطرفہ بروکری لینا جائز نہیں۔

لہذا پوچھی گئی صورت میں آڑھتی چونکہ کسان کا وکیل بن کر کمپنیز سے ڈیل کر رہا ہے تو اس صورت میں وہ فقط کسان سے طے شدہ کمیشن لے سکتا ہے، کمپنیوں سے کمیشن لینا اس کے لئے جائز نہیں نیز کمیشن

مقرر کرنے میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ کمیشن اجرت مثل یعنی مارکیٹ میں رائج کمیشن سے زائد نہ ہو۔

در مختار و رد المحتار میں ہے: "بین الھلالین الدر المختار (واما الدلال فان باع العین بنفسه باذن ربھا فاجرته علی البائع) ولیس له اخذ شیء من المشتری، لانه هو العاقد حقیقة (وان سعی بینهما وباع المالک بنفسه یعتبر العرف) فتجب الدلالة علی البائع او المشتری او علیهما بحسب العرف" یعنی: جب کمیشن ایجنٹ نے سامان کے مالک کی اجازت سے مال خود فروخت کیا تو اس کی اجرت بائع کے ذمہ ہوگی اور مشتری سے کمیشن لینا، جائز نہیں کیونکہ یہاں یہ خود ہی عاقد ہے۔ہاں اگر اس نے دونوں کے درمیان سودا کروانے میں کوشش کی اور سامان کے مالک نے خود اپنا سامان بیچا تو اب عرف کا اعتبار کیا جائے گا اور اسی عرف کے اعتبار سے کبھی فقط بائع پر، کبھی فقط مشتری پر اور کبھی دونوں پر کمیشن دینا لازم ہوگا۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد7، صفحہ93، مطبوعہ کوئٹہ)

العقود الدریہ میں ہے: "وفی فوائد صاحب المحیط: الدلال اذا باع العین بنفسه ثم اراد ان یاخذ من المشتری الدلالة لیس له ذلک، لانه هو العاقد حقیقة وتجب علی البائع الدلالة، لانه فعل بامر البائع" یعنی: صاحب محیط کے فوائد میں ہے کہ دلال (بروکر) نے مالک کا سامان خود فروخت کیا پھر خریدار سے بھی کمیشن لینا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایسا کرنا، جائز نہیں کیونکہ در حقیقت وہ خود عقد کر رہا ہے لہذا اس کا کمیشن بائع پر لازم ہوگا کہ اسی کے کہنے پر اس نے سامان بیچا ہے۔

(العقود الدریة، جلد1، صفحہ247، دار المعرفة)

الاشباہ والنظائر میں ہے: "بعه لی بکذا، ولک کذا فباع، فله اجر المثل" یعنی: اگر کسی کو یہ کہا کہ تو میرے لئے اس چیز کو فروخت کردے تو میں تجھے اتنی رقم دوں گا تو فروخت کرنے والا اجرت مثل کا مستحق ہوگا۔

الاشباہ والنظائر کی اس عبارت کے تحت شرح حموی میں ہے:"ای ولایتجاوز بہ ماسمی"
یعنی: اجرت مثل اس وقت دی جائے گی جبکہ وہ اجرت مثل مقرر کردہ اجرت سے زائد نہ ہو۔
(شرح حموی علی الاشباہ والنظائر، جلد3، صفحہ131، مطبوعہ بیروت)

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کمیشن ایجنٹ کی اجرت کے متعلق فرماتے ہیں:"اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش ودوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہوگا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا۔"
(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ453، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے:"دلال کی اُجرت یعنی دلالی بائع کے ذمہ ہے جب کہ اُس نے سامان مالک کی اجازت سے بیع کیا ہو اور اگر دلال نے طرفین میں بیع کی کوشش کی ہو اور بیع اس نے نہ کی ہو بلکہ مالک نے کی ہو تو جیسا وہاں کا عرف ہو یعنی اس صورت میں بھی اگر عرفاً بائع کے ذمہ دلالی ہو تو بائع دے اور مشتری کے ذمہ ہو تو مشتری دے اور دونوں کے ذمہ ہو تو دونوں دیں۔"
(بہارشریعت، جلد2، صفحہ639، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

22جمادی الاخری1445ھ/05جنوری2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com